احمد اور محمد غزالی کے ایک دوسرے پر اثرات

ایک جائزہ

نصر اللہ پورجوادی

ترجمہ: محمد سہیل عمر

دیں ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سُلطانی ہو!
ہوتے ہیں پُختہ عقائد کی بِنا پر تعمیر

امام

ابوحامد محمد غزالی کی زندگی پر ظاہری اور معنوی، دونوں اعتبار سے جن لوگوں کا بھرپور اثر پڑا، اُن میں سے ایک بلاشبہہ ان کے بھائی احمد غزالی ہیں۔ دونوں میں ایسا قریبی ربط ہے کہ کسی ایک کی زندگی اور آثار پر تحقیق کرنے چلیے تو دوسرے کے حالات پر لازماً نظر ڈالنا پڑتی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ احمد غزالی کے جو اثرات بڑے بھائی پر رہے، اُن کی جانب محققین اور ابو حامد غزالی پر لکھنے والوں نے قرار واقعی توجہ نہیں کی۔ ہماری کوشش ہوگی کہ دونوں بھائیوں کے مابین جو تعلق رہا تھا، اس مقالے میں اُس کی طرف اشارہ کیا جائے۔

دونوں بھائیوں کے باہمی تعلقات کا ہم دو اعتبار سے جائزہ لیں گے۔ اوّلاً ان کے خاندانی اور شخصی روابط کے اعتبار سے، اور ثانیاً اس لحاظ سے کہ دونوں نے اپنے خیالات و عقائد اور احوال میں ایک دوسرے سے کیا اثرات قبول کیے۔ اس مقالے میں ہم نے اوّل الذکر پہلو ہی کو زیادہ تر موردِ بحث قرار دیا ہے اور متوخر الذکر پہلو کی طرف صرف اشارات پر اکتفا کیا ہے۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ احمد غزالی، محمد غزالی کے چھوٹے بھائی تھے اور ان کی عمر میں دو سے چار سال کا فرق تھا۔ باوجود ان حوادث کے جو اُنھیں پیش آتے، اُن کا بچپن اور نوجوانی اکٹھے گزری۔ اپنے والد کے بعد دونوں نے ایک ہی شخص "ابو علی راذکانی" سے تحصیلِ علم کی، بعد ازاں طُوس حتیٰ کہ نیشاپور میں بھی دونوں اکٹھے مدرسے جاتے اور کم و بیش ایک ہی سے علوم حاصل کرتے رہے۔ بلکہ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ محمد غزالی بڑا بھائی ہونے کے ناتے کسی حد تک احمد کے مربّی کی حیثیت رکھتے تھے۔ دونوں میں جدائی بیس اور پچیس سال کی عمر کے مابین واقع ہوئی، اور اس جدائی کا باعث بھی تصوّف ہوا۔ احمد غزالی اسی زمانے میں ابُو علی فارمدیؒ اور ابو بکر نسّاجؒ کے مرید ہو چکے تھے اور تیس سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے، اُن کے جانشین بن گئے۔ محمد غزالی نے علوم ظاہری سے اشتغال رکھا، خواجہ نظام الملک کے دربار میں تقرّب حاصل کیا اور اس کے بعد نظامیہ بغداد میں مدرّس ہو گئے۔ بغداد کے قیام کے دوران ان میں جو رُوحانی انقلاب آیا اور دردِ دل کی جو طلب پیدا ہوئی، اُس

کی وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی بالکل بدل لی اور تصوّف کی طرف آ گئے۔ ابو حامد 'المنقذ' میں لکھتے ہیں کہ اُن کی اس رُوحانی کیفیّت کے اثرات ان کے بدن پر بھی پڑے اور وہ مجبور ہو کر اس کے علاج کے لیے اطبّاء کے پاس گئے۔ اطبّاء کی تشخیص کے مطابق انہیں کوئی جسمانی مرض نہ تھا۔ ان کے دردِ معنوی کا درماں کسی طبیبِ روحانی کا محتاج تھا۔ بہر کیف، ابو حامد نے بغداد چھوڑ کر دمشق کا رُخ کیا، لیکن عازمِ سفر ہونے سے پہلے چھوٹے بھائی سے کہا کہ وہ نظامیہ میں ان کی طرف سے نیابتاً درس دیا کریں اور ساتھ ہی اُن کے گھر کی دیکھ بھال بھی کرتے رہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس بحرانی حالت میں احمد غزالی نے بھائی کی جو مدد کی، وہ صرف مذکورہ ظاہری پہلو تک ہی محدود تھی یا معنوی اعتبار سے بھی وہ بھائی کے یار و مددگار بنے۔ یہ درست ہے کہ احمد غزالی چھوٹا بھائی اور قریبی لوگوں میں سے ہونے کی بناء پر مناسب ترین شخص تھے جو ابو حامد کی سماجی ذمّہ داریوں سے عُہدہ برآ ہو سکتے، لیکن ساتھ ہی احمد غزالی اپنے زمانے کے بزرگ ترین مرشد اور شیخ بھی تھے، صرف خراسان ہی کی حد تک نہیں بلکہ تمام ایران میں بھی۔ لہٰذا قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ابو حامد کے مرشد اور طبیبِ رُوحانی بھی احمد ہی رہے ہوں گے۔ [1]

ابو حامد نے اس بحران سے اپنی خلاصی کو لطف و عنایتِ ایزدی کا نتیجہ قرار دیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا کوئی مرشد نہ تھا۔ ایسے امور کا انتساب ذاتِ باری تعالیٰ سے کرنا در اصل اسلام کے عقیدۂ توحید کا لازمہ ہے اور مشائخ و بزرگان نے اسی انداز میں (مشکلات سے) نجات کو ذاتِ ایزد تعالیٰ اور اس کے لُطف و کرم سے نسبت دی ہے لیکن اس کے باوجود ایک واسطہ، یعنی شیخ کا وجود بھی رہا ہے۔ اس کی مثال غزالی برادران ہی کے ایک شاگرد صوفی کے سلسلے میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ صوفی 'عین القضاۃ ہمدانی' تھے۔ عین القضاۃ کی حالت بڑی حد تک ابو حامد سے مشابہ تھی۔ غزالی کے رُوحانی انقلاب کے لگ بھگ تیس سال بعد وہ بھی ایک معنوی بحران سے دوچار ہُوئے۔ محمد غزالی کی کتابیں خصوصاً 'احیاء العلوم' پڑھنا شروع کیں لیکن پھر ان کے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہُوا جس نے انہیں ایک شیخ اور طبیبِ رُوحانی کا محتاج بنا دیا۔ عین القضاۃ کی مدد کو آنے والی ہستی جس نے اُن کی دستگیری اور اُن کی مشکل حل کی، احمد غزالی تھے۔ احمد غزالی سے اپنی ملاقات کی تفصیل خود عین القضاۃ نے بیان کی ہے۔ لیکن ابو حامد اس معاملے میں خاموش ہیں؛ البتہ اس بحران سے نجات کو انہوں نے بھی عین القضاۃ کی طرح لُطف و عنایتِ ربّانی پر محمول کیا ہے۔ لیکن بہر حال کوئی تو رہا ہوگا جس نے محمد غزالی کی دستگیری کی اور انہیں تلقینِ ذکر کی جس میں وہ مشغول رہے۔ چونکہ اس ضمن میں کوئی تاریخی سند موجود نہیں، لہٰذا ہم فقط قیاس اور

اندازے ہی کا سہارا لے سکتے ہیں؛ تاہم یہ مفروضہ کہ محمد غزالی کے شیخ اور مرشد احمد غزالی ہی تھے، ایک قوی مفروضہ ہے، اور شاید اس معاملے میں ان کا سکوت کرنا بھی اسی لیے تھا کہ دونوں میں بھائی بھائی کا رشتہ تھا۔ کیا عجب ہے کہ خود چھوٹے بھائی احمد غزالی نے بڑے بھائی سے اس راز کو افشا نہ کرنے کو کہا ہو اور اسی میں مصلحتِ اجتماعی دیکھی ہو۔ بہرحال، اس واقعے کے بعد محمد غزالی نے دس برس اپنے ملک سے دُور، بلادِ عربیہ میں بسر کیے لیکن اس تمام عرصے میں بھائی سے اپنا معنوی رابطہ برقرار رکھا۔ اُن کے خراسان لوٹ آنے کے بعد دونوں بھائیوں کے ظاہری روابط پہلے کی طرح پھر استوار ہو گئے، اور ابوحامد کی زندگی کے آخر تک باقی رہے۔ محمد غزالی ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ھ کو دوشنبے کے دن طُوس میں دنیا سے رخصت ہُوئے۔ ان کے بھائی احمد غزالی ان کے سرہانے موجود تھے اور محمد غزالی کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے کفن دیا۔

محمد اور احمد غزالی کے باہمی تعلقات محمد غزالی کی موت کے بعد بہ ظاہر تو ختم ہو گئے لیکن معنوی اور فکری اعتبار سے ان میں دوام پیدا ہو گیا۔ احمد غزالی کا مقام تصوّف میں محمد غزالی سے بہت بالاتر تھا اور احتمال ہے کہ وہ محمد کے شیخ اور مرشد بھی تھے؛ تاہم علوم ظاہری، فقہ، کلام اور فلسفے میں محمد بڑھے ہُوئے تھے بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس معاملے میں احمد غزالی محمد سے متاثر تھے۔ عین القضاۃ 'وسع کرسیہ السمٰوات والارض' کی تفسیر میں 'وسع' کے لفظ کی تعبیر 'احاطہ' سے کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان کے شیخ احمد اور ان کے بھائی محمد غزالی، دونوں اس بات کے قائل تھے کہ 'کرسی' پہ احاطۂ ایزدی، احاطۂ جسمانی ہے (خطوط، جلد دوم، ص ۳۸۰) اس مشترک عقیدے کے تذکرے سے دونوں بھائیوں کے کلامی عقائد میں کسی حد تک قرب کا اشارہ ملتا ہے۔ لیکن ان دونوں کا تعلق اس سے زیادہ ہے۔ اس بات کا اندازہ ان دونوں کی تصانیف کے جائزے سے ہوتا ہے۔ دونوں بھائیوں کے باہمی روابط کا یہ دوسرا پہلو ہے، یعنی آراء و عقائد اور تصانیف میں ایک پر دوسرے کے کیا اثرات مرتّب ہُوئے۔

بحیثیتِ مجموعی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نقطۂ نظر سے ان دونوں بھائیوں کی تصانیف کا جائزہ ابھی تک نہیں لیا گیا۔ محمد اور احمد غزالی کی تمام تصانیف کو جاننا اور اُن کا آپس میں موازنہ کرنا، ان دونوں بھائیوں کے روابط کی تفہیم کے لیے ازبس ضروری ہے۔ یہاں ہم صرف چند نکات کی طرف اجمالاً اشارہ کر سکتے ہیں۔ ابوحامد کی سب سے بڑی تصنیف '<u>احیاء علوم الدین</u>' ہے جسے لکھنے کے ساتھ ہی بے نظیر مقبولیت حاصل ہوئی اور بطور ایک درسی کتاب اس سے استفادہ کیا جاتا رہا۔ اس کتاب کا درس دینے والے اوّلیں لوگوں میں سے ایک احمد غزالی تھے۔ علاوہ ازیں احمد پہلے آدمی

ہیں جنہوں نے احیاء کی تلخیص کی اور اس کا نام لباب الاحیاء رکھا۔ ابوحامد کے رسالۃ الطیر کا ترجمہ بھی احمد نے فارسی میں کیا۔ مسائل تربیت میں بھی احمد نے ابوحامد کے عقائد سے استفادہ کیا ہے، اور اس کا اندازہ رسالۂ عینیہ (یا موعظہ، یا تازیانۂ سلوک) اور فرزند نامہ کے تقابلی مطالعے اور ان کی مشابہ عبارتوں اور فقروں کے موازنے سے ہوتا ہے۔ دونوں بھائیوں کی کلامی تصانیف کا بھی اس اعتبار سے جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

بایں ہمہ ایک موضوع ایسا ہے جس میں احمد غزالی کی فکر اپنی ایک جداگانہ اور مستقل حیثیت رکھتی ہے اور باعتبار ایک صوفی مفکر اور مصنّف ان کی عظمت بھی اسی موضوع میں پنہاں ہے۔ یہ موضوع عشق ہے۔ احمد غزالی کو بلاشبہ دنیا بھر میں موضوعِ عشق کے سب سے بڑے نظریہ پردازوں میں سے ایک قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس باب میں ان کی آراء ان کے فارسی شاہکار 'سوانح' میں موجود ہیں۔ ابوحامد نے بھی اپنی کتب میں عشق کے بارے میں صوفیانہ مباحث کیے ہیں، تاہم ان کی تحریر اور 'سوانح' میں مندرج احمد غزالی کی آراء ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اگر احمد نے 'سوانح' نہ لکھی ہوتی تو آج معارفِ اسلامی کی تاریخ میں ان کا نام دوسرے درجے کے ایک مصنّف اور اپنے بھائی محمد کے پیرو اور شارح کے طور پر درج ہوتا لیکن اکیلے اس کتاب نے انہیں تاریخ ادبیاتِ تصوّف کے سب سے بڑے اور خلّاق ایرانی مصنّفین کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ یہ کتاب غالباً محمد غزالی کی وفات کے تیس برس بعد تصنیف ہوئی، لہٰذا عشقِ الٰہی کے بارے میں ابوحامد کی آراء کا اس کے زیرِ اثر ہونے کا امکان نہیں رہ جاتا۔

خلاصہ یہ کہ احمد اور محمد غزالی کے آثار کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں بھائی ایک پہلو سے جداگانہ اور مستقل آراء و افکار کے مالک تھے۔ احمد اپنے بھائی کی عرفانی، کلامی اور فقہی تصانیف سے واقف تھے اور ان سے متاثر بھی ہوتے لیکن اس کے باوجود تصوّف کے ایک موضوع یعنی عشق پر ان کی مستقل رائے تھی اور اس پر انہوں نے الگ سے ایک کتاب بھی لکھی۔ تاہم محمد غزالی کو اس کے اثرات سے متاثر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز احمد غزالی کی آراء (جو غالباً ان کو از رُوئے کشف القا ہوتی ہوں گی) بھی محمد غزالی کے آثار میں نظر نہیں آتیں۔ احمد غزالی کا جو اثر محمد غزالی پر تھا، وہ بظاہر ایک مرشد اور شیخِ طریقت کی حیثیت سے نفوذِ شخصی تک محدود تھا۔

حواشی

۱۔ ابو حامد غزالی کے روحانی بحران کی مزید وضاحت کے لیے دیکھیے:
عثمان بکر، غزالی کے فلسفے میں تشکیک کی معنویت، (انگریزی) اقبال ریویو، اپریل، ۱۹۸۵،
۔۔۔ ص ۲۹؛ عثمان بکر بھی نصر اللہ پور جوادی کی رائے سے متفق ہیں کہ محمد غزالی کے مرشد
احمد غزالی ہی تھے۔ (مترجم)

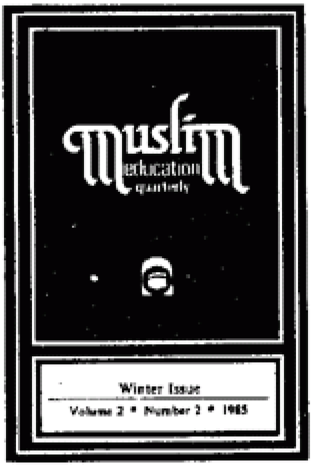

MUSLIM EDUCATION QUARTERLY is a review of Muslim education in the Modern World both in Muslim majority and in Muslim minority countries.
It is intended as a means of communication for scholars dedicated to the task of making education Islamic in character:

(1) by substituting Islamic concepts for secularist concepts of knowledge at present prevalent in all branches of knowledge,

(2) by getting curricula and text books revised or rewritten accordingly and

(3) by proposing concrete strategies for revising teacher-education including teaching methodology.

It is also expected to act as an open forum for exchange of ideas between such thinkers and others including non-Muslims who hold contrary views.

MUSLIM EDUCATION QUARTERLY

Published quarterly in Autumn, Winter, Spring and Summer

Editor: Professor Syed Ali Ashraf

- Contains articles on Islamic education, morality, art, culture, etc.
- Critically evaluates educational issues from the Islamic point of view.
- Contains 'Reminiscences' of contemporary Muslim educationalists.
- Publishes surveys of Muslim education in all countries of the world.
- Publishes book reviews.

SEND YOUR SUBSCRIPTION NOW

To: The Secretary, The Islamic Academy

Please enter my subscription for MUSLIM EDUCATION QUARTERLY

I enclose a cheque/P.O. for .... (make cheque payable to The Islamic Academy. The cheque should be in sterling pounds).

Name ....

Address ....

....

Subscription Rates (including postage): Please indicate your preference.

Private Subscribers	☐	£10.50 per annum
	☐	£ 2.65 per issue
Institutions	☐	£13.00 per annum
	☐	£ 3.50 per issue

THE ISLAMIC ACADEMY

23 Metcalfe Road, Cambridge, CB4 2DB U.K. Tel. (0223) 350976